

## صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز سوموار مورخہ 16 فروری 2015ء بمطابق 26

ربیع الثانی 1436 ہجری بعد از دوپہر تین بجے دس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مندرت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -

يَتَأْتِيهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ ءَادُوا مُوسَىٰ فَبَرَأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا  
يَتَأْتِيهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ  
يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا -

(ترجمہ): مومنو! تم ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ (کو عیب لگا کر) رنج پہنچایا تو خدا نے ان کو بے عیب ثابت کیا۔ اور وہ خدا کے نزدیک آبرو والے تھے۔ مومنو خدا سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو۔ وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا۔ وَاٰخِرُ الدَّعْوَانَا اِنَّ اَلْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ -

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ اچھا یہ 'Questions / Answers Session' عاطف خان نے ریکویسٹ کی تھی۔۔۔۔۔

جناب یاسین خان خلیل: جناب سپیکر، د عارف یوسف صاحب والدہ وفات شوہی دہ کہ د هغوی د پارہ د مغفرت دعا وشى نو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، بس صرف میں یہ بات کروں، اس کے بعد آپ دعا کر لیں پھر، یو بہ د دغہی د پارہ دعا اوشی، هغه چہ کوم دغه شوہی دے، عاطف خان نے ریکویسٹ کی تھی کہ میرے کونچیز جو ہیں، وہ کل لیے جائیں تو اس کے جو کونچیز ہیں، وہ ہم ان شاء اللہ کل وہ Available ہوں گے تو کل ہم اس کو لے لیں گے۔

### دعائے مغفرت

جناب سپیکر: مولانا صاحب، مفتی صاحب! تاسو بہ جی دا کومہ حیات آباد کبھی چہ واقعہ شوہی دہ، پہ دہی باندہی او د عارف یوسف والدہ، د هغہی د پارہ دعا او کړئ او د محمود خان صاحب، محمود خان منسٹر چہ کوم دے د هغه ترور وفات شوہی دہ۔

(اس مرحلہ پر مر حومین کے ایصال ثواب کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

### رسمی کارروائی

جناب سپیکر: یہ کونچین نمبر 2096، مفتی فضل غفور، (موجود نہیں ہیں)۔ کونچین نمبر 2155، مفتی سید جانان، مفتی صاحب! کہ ستا دا لبر ساعت پس واخلو منسٹر صاحب رارسیدو والا دے چہ د هغہی، د دہی نہ پس بہ لبر هغه او کړو۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی۔

مفتی سید جانان: زہ بہ جی دیر افسوس سرہ دا خبرہ او کړم چہ پہ دغه اجلاس باندہی دیرہی لوئہ پیسہ خرچ کیری او دا بہ تاریخ کبھی نوہی خبرہ وی چہ تولہ اسمبلی بہ یو منسٹر تہ انتظار کوی، منسٹر صاحب بہ راخی نو بیا بہ د هغہی نہ بعد مطلب

دا دے چہی مونہر تہ جواب را کوی، منسٹر صاحب۔ زما بہ تا تہ دا گزارش وی چہی د دغہی جرگہی مشر تہ ئی، کہ تہ چرہی ہم دغہ شان رحم دلی کوہی سپیکر صاحب! دا شے بہ ورائیدو طرف تہ غی، دا بہ اخی بیا داسہی راخی چہی د مشر او د کشر مطلب دا دے بیا بہ تمیز نہ پاتہی کیری، بیا بہ سپیکر صاحب! داسہی وخت بہ راخی، تہ بہ ممبر تہ وائہی چہی کینینہ، ہغہ بہ بیا جناب سپیکر صاحب! خدائے مہ راولہ، داسہی وخت بہ راخی چہی ہغہ بہ بیا نہ کینینی۔ نو زما بہ دا گزارش وی، دا ایوان دے سپیکر صاحب! پہ مونہر بانڈی د 09 تاریخ ایجنڈا تقسیم شوہ، د 06 تاریخ، بیا مونہر پہ دہی پوہہ نشو چہی مینغ کینہی خہ وشو؟ نن راغلو، اوس مونہر تہ وائہی چہی تاسو انتظار او کری چہی منسٹر صاحب راشی۔ جناب سپیکر صاحب! دا خوا سملی دہ، زہ خو بیا وایم چہی دا بہ ڈیرہ زمونہر د دغہی صوبہی، ڈیرہ لویہ بدبختی دہ، ما سرہ نور الفاظ نشتہ چہی اوئے وایم۔

جناب سپیکر: زما خیال دے چہی ما تہ ہغہ خپلہ ریکویست کرے وو او وئیل ئے چہی زہ راروان یم د ایبت آباد نہ، نو کہ تاسو وائہی بالکل بل خوک بہ ئے Respond کری جی۔ جی جاوید نسیم، (موجود نہیں ہیں)۔ سید جعفر شاہ۔ یہ چونکہ پینڈنگ ہے، صالح محمد، د پینڈنگ، سید جعفر شاہ، ان کا بھی پینڈنگ ہے، نجمہ شاہین، پینڈنگ۔۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل: یہ تو ہائر ایجوکیشن کے ہیں۔

جناب سپیکر: ہائر ایجوکیشن، ہاں پینڈنگ کرتے ہیں، اس کو مشتاق غنی نے مجھے فون کیا کہ راستے میں ہوں، پہنچ رہا ہوں، وہ لیٹ آباد سے آرہے ہیں، پینڈنگ کرتے ہیں، پینڈنگ۔

(اس مرحلہ پر سوالات نمبر 2184، 2185، 2211، 2231، 2232، 2233 اور 2243 پینڈنگ کر

دیئے گئے)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب شاہ حسین خان: سپیکر صاحب! زہ یو خبرہ کومہ جی۔

جناب سپیکر: بسم اللہ، بات کر لیں جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب!

جناب شاہ حسین خان: سپیکر صاحب، داسی دہ جی چپی تاسو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، نلوٹھا صاحب بات کر رہے ہیں، نلوٹھا صاحب! نلوٹھا صاحب، نلوٹھا صاحب! فرمائیں جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ آپ جس چیز کے اوپر بیٹھے ہوئے ہیں، ہم اس کا بڑا احترام کرتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، 06 تاریخ کو ہم راستے میں تھے، میں حسن ابدال سے آ رہا تھا اور آپ کا فون آیا کہ اجلاس میں نے ملتوی کر دیا ہے تو ہم نے تو لبیک کہا ہے لیکن سپیکر صاحب! چیز کے اوپر بیٹھے کے آپ کو اجلاس ملتوی کرنا چاہیے، یہ میں سمجھتا ہوں کہ ہم تمام ممبران کیلئے بڑی کوفت کا اور پریشانی کا سبب بنا ہے، چلو وہ بات میں نہیں کرتا، ابھی آپ نے فرمایا کہ مشتاق غنی صاحب راستے میں ہیں اور ایبٹ آباد سے آ رہے ہیں تو میں بھی سپیکر صاحب! ایبٹ آباد سے آیا ہوں اور میں ڈھائی بجے ادھر پہنچ چکا ہوں، حویلیاں سے اور ایبٹ آباد ڈسٹرکٹ میں حویلیاں آتا ہے، جناب منور خان صاحب! حویلیاں ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد میں واقع ہے تو مشتاق غنی صاحب ابھی تک کیوں نہیں پہنچے؟ سر! یہ کوسچیز جب ہم بھیجتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں سمجھتا ہوں کہ بالکل آپ لوگوں کا، آپ کا Point valid ہے، منسٹر کو جو بھی اس کا کولسپن ہو یا تو وہ Written میں مجھے ریکویسٹ بھیجیں Otherwise میں اس کے بعد کسی کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کروں گا۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، جی۔ جی شاہ حسین صاحب! تاخو ماشاء اللہ تر اوسہ پورہی خود خہ دغہ نہ دے راغله خو خہ بنہ دہ۔

جناب شاہ حسین خان: داسی دہ جی چپی تاسو دہی چیئر نہ درہی خلور خل مخکبئی ہم داسی Strict ہدایات پیش کری وو، منسٹر تہ ہم او سیکر تریز تہ او ڍپتی سیکر تریز تہ ہم، پہ ہغہی بانڈہی ہم اوسہ پورہی عملدرآمد اونشو جی۔ بل دا دہ جی چپی دا خود دہی تہولہی کابینی مشترکہ ذمہ داری دہ، ہر منسٹر پاخیدے شی دہی جواب ورکولے شی، یو منسٹر نشی راتلے نو بجائے دہی چپی ہغہ تاسو تہ ریکویسٹ کوی، ہغہ د خپل یو ملگری تہ او وائی او ہغہ بہ دہی جواب ورکوی۔ دریمہ خبرہ دا دہ جی چپی دا پارلیمانی سیکر تریان ئے چپی اخستی دی، یو لوئی

لبنکر، نو د هغې لبنکر خه فائده شوه ځکه چې اسمبلئ کېنې هغه جواب نه ورکوی، منسټر نه ورکوی او ټوله ایجنډا یو کس ته پینډنگ کیږی جی، نو دا به ډیره لویه ناجائزه وی او دا د دې صوبې سره ډیر لوئې زیاتې دے جی۔

جناب منور خان ایډوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی.جی، منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایډوکیٹ: تھینک یو سر۔ سر! جیسے نلوٹھا صاحب نے بتایا کہ 16 تاریخ کو جو اسمبلی تھی، ذرا ہمیں بتا دیا جائے کہ کونسی ایسی ایمر جنسی تھی کہ اسمبلی کو آپ لوگوں نے Postpone کیا آج کیلئے، 06 تاریخ کو، تو کم از کم سر! ہمیں بتا دیا جائے کہ کونسی ایسی ایمر جنسی تھی جس کی وجہ سے اتنی بڑی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں میں نے، میں نے خود لطف الرحمان صاحب، سکندر حیات شیر پاؤ صاحب، اور نگزیب نلوٹھا صاحب، سردار حسین صاحب نہیں ملے پھر وہ جعفر شاہ صاحب اور محمد علی شاہ باچا، میں نے ان سے مشورہ کر کے ان کو Call کر کے، ان سے مشاورت کر کے کی تھی اور میں نے ان کو ریکویسٹ کی تھی، کچھ میری پرسنل بھی Engagements تھیں تو اس کیلئے میں نے ان کے ساتھ Coordinate کیا تھا۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خلیلی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی.جی، جی میڈم انیسہ زیب۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خلیلی: شکر یہ جناب سپیکر۔ یہ تو آپ نے، آپ کا اختیار ہے اور یہ Discretion ہے، ہم اس کو سمجھتے ہیں اور آرٹیکل، جو Rule 21 کا آپ نے حوالہ دیا، وہ بالکل ٹھیک ہے، آپ کو اختیار حاصل تھا اور یقیناً آپ کی مصروفیت ہوگی۔ جناب سپیکر! میں صرف ریکارڈ پہ لار ہی ہوں، 06 تاریخ کو جب یہاں پہ اجلاس ہوا تو آپ نے اس چیز سے بڑی Categorical assurance دی تھی بعض ممبران کو کہ ریزولوشنز کے بعد آپ ان کو باقاعدہ ٹائم دیں گے اور پھر آپ نے اپنی ہی اس ایشورنس کے بعد ایکدم Abruptly اس اجلاس کو وہ کیا جس سے ہمارے ممبران میں بڑی تشویش کی لہر دوڑی ہے اور یقیناً آپ کی طرف سے، اتنا ہم تو دیکھتے ہیں کہ آپ کسٹوڈین ہیں ہاؤس کے، پہلے آپ خود Categorical ایک ایشورنس دیتے ہیں کہ آپ سب کو ٹائم دیا جائے گا، آپ اس کا انتظار کریں اور اس کے بعد پھر آپ فوری طور پہ وہ کرتے ہیں اور 06 تاریخ کے بعد تقریباً آج دیکھ لیں کہ کیا تاریخ ہوگئی ہے، اجلاس ہوا بھی نہیں، تو میں

یہ ضرور چاہوں گی کہ آپ اس کی ضرور وضاحت دیجیے گا کیونکہ چیئر کی طرف سے ہم کبھی بھی، ہمارے دل میں بڑی عزت ہے آپ کی، ہم آپ کے ساتھ بھرپور تعاون کرتے ہیں، کوشش کرتے ہیں کہ اس ہاؤس کی Proceedings چلانے میں آپ کو اپوزیشن سے بھی مکمل معاونت بھی ہو اور مکمل آپ کی ایک سپورٹ ہو لیکن اس طرح کی، یا تو پھر آپ وہ ایشورنس نہ دیتے اس چیئر یہ کیونکہ اس سے چیئر کا تقدس بھی پھر پامال ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، میں نے جو ایشورنس دی تھی، میں ابھی آج ان کو موقع دوں گا، کھل کے موقع دوں گا، سٹیجیشن ایسی ہو گئی تھی کہ ہم نے تین اہم ریزولوشنز پاس کروائیں اور وہ ریزولوشنز ایسی تھیں کہ ان کا ایک میج جانا تھا کہ یہ صوبے کی ایک متفقہ ریزولوشنز ہیں اور اس دن جو سٹیجیشن بن رہی تھی تو وہ اس ریزولوشنز کی روح کے خلاف بن رہی تھی، میں نے صرف اور صرف اپنے قومی جذبے اور اس کی خاطر اپنے اختیارات استعمال کئے ہیں، میرا اور کوئی ایشو نہیں ہے، میں اسمبلی میں سب کو برابر موقع دوں گا۔ ہاں پارلیمانی آداب کا خیال رکھنا پڑے گا، جو رولز ریگولیشنز ہیں، اس کا خیال رکھنا پڑے گا۔ اس کے علاوہ جو بھی بات کرنا چاہیں گے، ان شاء اللہ میرے پاس کوئی اس قسم کی وہ نہیں ہوگی کہ میں کسی کو موقع دوں گا، کسی کو نہیں دوں گا۔ جی، یہ چونکہ کونسی چیز۔۔۔۔۔

محترمہ معراج ہمایون خان: جناب سپیکر! میری ایک گزارش ہے۔

جناب سپیکر: میڈم معراج بات کرنا چاہتی ہیں، ناراض بھی رہتی ہیں پھر۔

محترمہ معراج ہمایون خان: دیرہ مہربانی، دیرہ مہربانی سپیکر صاحب۔ ہم دغہ خبرہ ما ہم کولہ، تاسو وئیل چہی دا ہغہ ورخنی د نہم باندی ہغہ Postpone شو نو دا لبر غوندی د اسمبلی نہ لبر Seriousness زما خیال دے دیکبئی راوستل پکار دی خکہ چہی شو پوری مونر سرہ پتی سپیکر نہ دے راغلی نو ستاسو پخپلہ ہم ظاہرہ دہ چہی ستاسو خپل دیر مصروفیات دی، دیر دغہ دی، د پارٹی ہم تاسو باندی Obligations دی، بل خپلہ Constituency ہم دہ، خپل پرائیویٹ ژوند ہم دے نو ہغی کبئی بہ ستاسو دغہ راخی Involvement نو کہ پتی سپیکر وو نو دا مسئلہ بہ مونر تہ نہ راتللہ او بل چہی شو پوری ہغہ ورخنی خبرہ دہ چہی انیسہ بی بی ور تہ اشارہ او کرہ نو مونرہ خو ناست یو، یوہ گھنتیہ بہ مونرہ نور ناست وو،

تاسو خو رښتيا درې ډير بڼه ريزوليوشنز موؤ كړل خو يوه گهڼته به مونږه نور ناست وو نو د ممبرانو هغه دغه چې كوم وو، هغه سوال او جواب چې وو، زما خپل ذاتي طور باندې چې د اسمبلۍ سيشن نه كيږي نو زما كوئسچنز، زما ريزوليوشنز هغه بار بار ريفريش كيږي نو دا لږ غوندې زمونږ سره لږ دغه دې ځكه چې مونږ نه خلق تپوس كوي چې تاسو زمونږ هغه خبره او كړه او كه اونكړه خو دلته اسمبلۍ كيږي نه، هلته فنډز هم راته نه ملاويږي، فنډز سي ايم صاحب سره كنټرول كښي دي، هغه راته نه ملاويږي۔ اسمبلۍ ستاسو په اختيار كښي ده، د اسمبلۍ سيشن نه كيږي، نه آواز او چټولې شو، نه څه ډيويپلمنټ كار كولا شو نو مونږ ته خو هم څه لار راته او بنايي چې مونږ څه وكړو؟ تهينك يو، جناب سپيكر۔

جناب سپيكر: اوکے۔ عظمیٰ۔

محترمہ عظمیٰ خان: مهرباني، شکر يه مسټر سپيكر۔ مسټر سپيكر! اگر منسټر زاس اسمبلي ميں آ بهي جاتے هيں اور همارے كو لسٽنز كو Respond كرتے هيں تو وه همين ايشورنس ديتے هيں كه همارا فلاں كام هو جائے گا، Kindly آپ اپنا كو لسٽين واپس لے ليں۔ 27-10-2014 كو مير اپنيك آف خيبر كے حوالے سے ايڪ كو لسٽين آيا تھا جس پر منسټر فار لوكل گورنمنٽ عنايت اللہ صاحب نے مجھے ايشورنس دي تھی كه هم آپس ميں مل بيٺه كر اس كے ايم ڏي كو بهي بلا تے هيں اور آپ كو بهي اور هم بيٺه كے اس كا فيصله كريں گے، چار مهينے هو گئے جناب سپيكر، بلڪه پانچ مهينے هو گئے، مجھے پتہ نهين منسٽر صاحب كب بلائين گے همين؟ اگر ايسي ايشورنس۔۔۔۔۔

جناب سپيكر: ميڈم! ايڪ منٽ، ميں ايڪ بات بتاؤں، اس طرح هے كه جس قسم كي ايشورنس آجاتي هے، اگر اس كا Response نهين ملتا تو آپ Kindly ميرے ساٿه ملا كريں اور ضروري اقدامات ميں كروں گا اور ميں مطلب اس اسمبلي كا اور اس هاؤس كا تقدس جو هے نا هر صورت ميں بحال ركھنا چاهتا هوں۔

محترمہ عظمیٰ خان: ٺھيڪ هے سپيكر صاحب! اگر اس كي، اگر۔۔۔۔۔

جناب سپيكر: ميں، يه نه بوليس تو پھر تو بخت بيدار صاحب! جي فرمائين۔

جناب بخت بیدار: سپیکر صاحب! څنگه ڇي زمونږه عظميٰ خور خبره اوکړه نو ما ته هم تقريباً دوه مياشتي مخکښي د انډسټري ډيپارټمنټ څي کوم ذمه وار ايډوائزر وو عبدالمنعم خان، هغه ما ته Surety په فلور را کړي وه څي په سميدا کښي څي کوم پيسې د دې صوبې دي او کوم متعلقه د هغې سره مطلب دا دے څي کوم تباہ حال شوے دے او چا Approach کړے دے، ما هغه ټائم کښي هم دا خبره کړي وه څي دا پيسې چونکه د بهر پيسې دي، کيدے شي زمونږ نه ټرائيبل والا خپلې پيسې تقسيم کړي او دا پيسې په اربونو روپي دي، دا به رانه واپس شي او څي کوم حقدار خلق دي، سميدا تر اوسه پورې هغه پيسې حقدار خلقو ته اونه رسولې، پينډنگ پرته دي۔ دلته په دې اسمبلئ کښي ما ته دا يقين دهاني را کړي شوې وه، که د دې اسمبلئ دا معامله وي جناب سپیکر صاحب! د ممبر عزت ستا په لاس کښي دے، ټول دغه ستا په لاس کښي دے نو لږه مهرباني کوئ څي کم از کم په دې خپلو احکاماتو باندي مطلب دا دے عملدرآمد څي دے هغه يقيني کړئ۔

جناب سپیکر: داسې ده کنه څي دوي ته زه Written notice ورکوم ډائريکټ، Written notice ورته ورکومه او يوه هفته کښي زه د هغوی نه جواب غواړم څي کوم ايشورنس دوي ورکړے وو، ولې اوسه پورې نه دے کړے؟ سپیکر ټري صاحب به Written notice ورته ورکړي او يوه هفته کښي به دوي مونږ ته Response را کړي او د هغې به بيا زه تاسو ته په هاؤس کښي دغه اوکړم۔

جناب حبيب الرحمان (وزير زکواة): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی حبيب الرحمان صاحب۔

وزير زکواة: شکريه جناب سپیکر۔ شاه حسين خان يوه خبره اوکړه په دې هاؤس کښي، زه تاسو ته هم ریکويست کومه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

وزير زکواة: په دې اسمبلئ کښي د سوالونو جوابونه ورکول Collective responsibility of the cabinet دے۔۔۔۔۔



جناب سپیکر: اؤ جی۔

وزیر زکوٰۃ: دیو وزیر پہ حیثیت زما ہم ذمہ داری ده، مخکبني زمونر سره وزیر قانون و پارلیمانی امور نه وو، اوس شته، طریقہ کار موجود دے، لکھ هر دغه مونر به بیج کوؤ نه، دا وزیران به رابنکل غواری، دوئ به هله سنجیده کیبری (تالیاں) چپی ترخو پورې تاسو، گوره زه وزیر یم، زه تاسو ته خبره کومه، ما ته مشتاق غنی دغه په ذریعہ باندي دغه کرے وو چپی زما دوه سوالونه دی، د نجمہ شاهین یو سوال دے، یو چپی کوم دے د جاوید نسیم یو سوال دے، د دې جوابونه به ما د هغوی سره، ملاؤ شوم تاسو ته ما اشاره هم در کره خو تاسو داسی خبره او کره چپی د هغی د پاسه بیا ما تاسو ته وئیل چپی ما ته مشتاق غنی ٹیلیفون کرے دے، در رسمہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: اؤ، ما ته ئے وئیلی وو، ما ته ئے وئیلی وو چپی زه راحمہ۔

وزیر زکوٰۃ: زما جی دا عرض دے، زما دیورکن پہ حیثیت د عہدیدار پہ حیثیت دا عرض دے چپی دا وزیران دوئ د سنجیدگی مظاره به هله هغوی نه کوی چپی د قانون مطابق هر وزیر خیل، فرض کره زه سبا په چھٹی باندي یمه، زه به یو ملگری ته وایمه چپی بهی زما جوابونه به ته ورکوی، که نه وی زمونر وزیر قانون، د قانون مطابق به دے جوابونه ورکوی۔ د شاه حسین د دې خبری سره زما مکمل اتفاق دے۔

جناب سپیکر: شاه فرمان خان! شاه فرمان خان! یو منت شاه فرمان خان! دا ډیر سیریس ایشو ده، حبیب الرحمان صاحب په دې خبره کوی، یو منت دا مهربانی او کرئی، گوره کوئسچنز چپی دی کنه لکه نن خو ما دغه وکرو، Next به زه بالکل دغه نه کومه۔ کوئسچنز ما سره پراته دی، ما ته مثال په طور منسٹر دے، پارلیمانی لاء منسٹر، لاء منسٹر د بیا Response ورکوی، مطلب د دې هاؤس د تقدس بحال ساتلو د پارہ منسٹر به خیل Role play کوی۔۔۔۔

وزیر زکوٰۃ: هسی جی مونر به خیر دے یو بل ته ریکویسٹ کوؤ۔۔۔۔

جناب سپیکر: تراوسه پورې څومره کوئسچنز چې راځي، منسټر Available نه وي په هاؤس کبني۔

وزير زکواة: دا گوره جی، اوس خو قانون زمونږ سره پارليمانی امور و وزارت، دا به دے جواب ورکوي، د قانون مطابق زما د کيبنټ ټول ملگري به دا جواب، تهپیک ده چې زمونږ بعضې ملگري به مطمئن نه وي، دا بيله خبره ده خو دا کوم طريقه کار چې دا زمونږ د حکومت د يو دغه په حيثيت زه خو ډير شرم محسوسوم، زه کليئر دا خبره ځکه کومه چې مونږ به بچ کوئ نه، گوره هغه کيسونه چې هغه ډير زيات Sensitive وي نو هغې کبني يقيناً چې خير دے د هغې مطابق تاسو بچاؤ او کړئ خو چې کوم اوپن، دا اوپن ډيبيټ دے، معمولی سوالونه دي، مونږ به تهپیک ده 100% تهپیک جواب به نه ورکوؤ، مونږ به 50% جواب ورکړو، مونږ به 40% جواب ورکړو خو دا چې تاسو به مونږ نه بچ کوئ ځکه دا يونيم کال اوشو تاسو مونږ بچ کوئ نو تاسو زمونږ سره تهپیک ده خو د هغې نتيجه چې کوم ده نو هغه داسې راغلي ده چې اولتيا د هاؤس هغه ډيکورم چې۔۔۔۔

سيد محمد علي شاه: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: محمد علي شاه باچا، محمد علي شاه باچا، محمد علي شاه باچا۔

سيد محمد علي شاه: ډيره مهرباني جناب سپیکر صاحب۔ منسټر صاحب خو ډيرې بنې خبرې او کړې جناب سپیکر صاحب! خو د زکواة په حوالي سره ما يو ايډجرنمنټ موشن جمع کړے دے او د هغې تقريباً شپږ مياشتې اوشوې او په دې هاؤس کبني ما سره دا کميټنټ شوے وو چې د هغې د پاره به يو سپيشل کميټي جوړېږي د سي ايم په سربراهي کبني جی، خو زما په خيال هغه کميټي صرف د کميټي د حده پورې جوړه شوې ده او شپږ مياشتې وشوې چې د هغې اوسه پورې ميتنگ نه دے شوے، نو زما منسټر صاحب نه دا ریکويست دے چې کم از کم په هغې کبني هغه هم دا ميتنگ راوغواري۔

جناب سپیکر: منسټر صاحب، منسټر صاحب، ديکبني يو منټ زه، زه پوهه شوم منسټر صاحب! دا مهرباني او کړئ، هغه ميتنگ تاسو فوري راوغواري، چونکه

اسمبلی کبني هغه ڪميٽي جوڙه شوڀ ده او ده هغې چي ده نو مطلب شيڀر ميا شتي و شوڀ جي۔

وزيرڪوآه: ما ته جي بالڪل احساس ده، تاسو Committee constitute ڪري ده، زما نه مطلب دا ده د منسٽر په حيثيت باندي نه، د چيف منسٽر په هغې کبني چي ڪوم ده، د هغې چيئر مين ده، All Parliamentary Leaders چي ڪوم دي، د هغې ممبران دي، هغه ستاسو او د چيف منسٽر چي تاسو دا آرڊر ڪوي، په ڪوم تاريخ باندي ئي راغواڙي، ما ته ڇه دغه نشته خو زه Competent ڇڪه چي په هغې کبني Involvement د چيف منسٽر۔۔۔۔

جناب سپيڪر: زه نه، سيڪريٽري صاحب! چيف منسٽر سره ما خبره ڪري ده Immediately چي منسٽر نه به ٿاڻم واخلئ او د دي ميٽنگ چي ده نو دا Convene ڪري۔ هغه سره زما خبره شوڀ ده تههڪ شوه جي او چي دا Immediately convene شي۔۔۔۔

جناب منور خان ايڏو ڪيٽ: جناب سپيڪر صاحب!۔۔۔۔

جناب سپيڪر: لڙ به آرڊر کبني هم ساتو ڪنه، لڙ به۔۔۔۔

جناب منور خان ايڏو ڪيٽ: سپيڪر صاحب! زه يو ڊير Important خبره ڪوم۔

جناب سپيڪر: دا ڪوئسچنز چي دي نو دا ما ٽول پينڊنگ ڪرل، بلڀ ورڃ ته به ئي، سباني ايجنڊا کبني به دا شامل شي۔ جي منور صاحب۔

جناب منور خان ايڏو ڪيٽ: جناب سپيڪر! ڇڪله دنون جنوبي اضلاع، جنوبي اضلاع کبني تقريباً د ڊي آئي خان پورې بلڪه د ٽانڪ پورې دا ٽول د علاقي ڪسان په ڊسٽرڪٽ لڪي کبني جمع شوي وو سر! او دا په ڪال کبني يو ځل دوي بنڪار ڪوي، دا ڪرين وال تاسو او مونڙه ڪرين ورته وايو او ڪونج هم ورته وايو، نو هغه دومره زيات تعداد باندي جمع شوي وو سر! او دوي ريكويسٽ ڪولو چي ڪم از ڪم د دي بنڪار د مونڙه ته اجازت را ڪري ولڀي چي دي ڪسانو سره لائسنسي هم دي، ورسره فيسونه هم دوي Pay ڪوي او ده هغې باوجود په دوي باندي پابندي لڪيدلڀ ده، نو دوي ما سره لکه دا ڪميٽي ڪري و و چي يره بهي زمونڙه آواز د اسمبلي ته اورسيڀري،

کم از کم د جنوبی اضلاع دا کسان، نور خو دې صوبې کبني داسې خه انټرټينمنټ نشته او که دا کسان چې نن د بنکار د پارہ کالو نه دا کوم هغه ئے ساتلې دى، په هغې باندې بنکار کوى سر! نو د دې د پارہ تاسو ته زما دا ريكويست دے چې As a Speaker کم از کم دې کسانو ته د د بنکار اجازت ورکړے شى ولې چې د دوى سره لائسنسې هم دى او که نه وى نو سر! دا يو Threat، دا يو هغه ئے مونږ ته راکړے دے چې دا کومه انډس هائى وے دے، دا به مونږ تر هغې پورې بند ساتو چې څوپورې مونږ ته د بنکار اجازت نه وى راکړے شوے، نو تاسو ته زما دا ريكويست دے چې----

جناب سپیکر: د قانون مطابق به ان شاء الله کوؤ، چې خه د قانون دغه کبني دننه وى دائره کار کبني، نو بالکل هغه پکار دى۔

### غیر نشاندار سوالات اور انکے جوابات

2096 \_ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر توانائی و برقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں بجلی کا شدید بحران ہونے کی وجہ سے نئے ڈیمز بنانے کی ضرورت ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ میں پانی کے علاوہ دیگر Sources of Energy بھی دستیاب ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ محدود اختیارات کے پیش نظر صوبائی حکومت اسی حوالہ سے حکمت عملی طے کر چکی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو صوبائی حکومت کون کونسے ڈیمز کیلئے کتنا فنڈ مختص کر چکی ہے، نیز دیگر وسائل توانائی استعمال کرنے کے حوالہ سے صوبائی حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر توانائی و برقیات): (الف) جی ہاں، ملک میں بجلی کے شدید بحران اور قیمتوں میں کمی لانے کیلئے نئے ڈیمز پن بجلی کے منصوبوں کی تعمیر کی ضرورت ہے۔

(ب) جی ہاں، صوبہ خیبر پختونخوا میں پن بجلی کے علاوہ شمسی توانائی اور ہوائی توانائی کے وسائل بھی دستیاب ہیں لیکن ان وسائل سے بجلی کی تیاری کو Generation Cost کے تناظر میں دیکھنا ضروری ہوتا ہے۔

(ج) جی ہاں، صوبائی حکومت نے پن بجلی کی ترقی کیلئے ہائیڈرو پاور پالیسی میں ضروری تبدیلی کی ہے تاکہ اس کو Investment friendly بنایا جاسکے۔

(د) جی ہاں، صوبائی حکومت نے ایک جامع ایکشن پلان تیار کیا ہے جس کے تحت مندرجہ ذیل منصوبوں پر کام مختلف مراحل میں جاری ہے اور صوبائی حکومت نے سال 2014-15 کیلئے درج ذیل فنڈز مختص کئے ہیں:

1- رانولیا پن بجلی گھر کوہستان لوئر، 17 میگاواٹ (Construction stage, to be completed by March 2015)

2- چینی کینال پن بجلی گھر مردان، 2.6 میگاواٹ 12 بلین (Construction stage, completed in December, 2014) جبکہ اس سے بجلی کی پیداوار فروری 2015 میں شروع ہو جائے گی۔

3- درال خوڑ پن بجلی گھر سوات، 36 میگاواٹ (Construction stage, to be completed by December 2015)

4- مثلتان گورکین پن بجلی گھر سوات، 84 میگاواٹ 600 ملین (Tendering stage)

5- لادی پن بجلی گھر چترال، 69 میگاواٹ 200 ملین (Tendering stage)

6- جوڑی پن بجلی گھر مانسہرہ، 10 میگاواٹ 50 ملین (Tendering completed)

7- کوٹو پن بجلی گھر دیر لوئر، 40 میگاواٹ 100 ملین (Tendering stage)

8- کروڑہ پن بجلی گھر شانگلہ، 12 میگاواٹ 40 ملین (Tendering completed)

محکمہ توانائی بجلی کیلئے صوبائی حکومت نے سالانہ ترقیاتی پروگرام 2014-15 میں 3046 ملین روپے مختص کئے ہیں جو کہ آج تک محکمہ توانائی اور بجلی کو پچھلے سالوں کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ملنے والی رقم میں سب سے زیادہ ہے۔

9- اس کے علاوہ صوبائی حکومت نے 356 چھوٹے پن بجلی گھروں کیلئے 6.7 ارب روپے مختص کئے ہیں جس سے مجموعی طور پر 35 میگاواٹ بجلی پیدا ہوگی۔

10- دیگر وسائل سے بجلی بنانے کیلئے حکومت نے دو منصوبے شروع کئے ہیں جس سے 200 موضع جات کے 5800 گھروں کو شمسی توانائی سے بجلی مہیا کی جائے گی۔

2179 \_ جناب جاوید نسیم: کیا وزیر اطلاعات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبائی انفارمیشن ضلع پالیسی کے تحت تمام اشتہارات محکمہ انفارمیشن کے ذریعے جاری کئے جاتے ہیں جبکہ اکثر اشتہارات ڈائریکٹ جاری کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ڈائریکٹ جاری کئے گئے اشتہارات کی مالیت بتائی جائے، نیز ڈائریکٹ اشتہارات کیوں جاری کئے جاتے ہیں، وجوہات بتائی جائیں؟

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر اطلاعات): (الف) گورنمنٹ کی ایڈورٹائزمنٹ پالیسی برائے سال 2009 کے تحت تمام سرکاری ادارے اپنے اشتہارات محکمہ اطلاعات کے ذریعے شائع کرانے کے پابند ہیں۔ جو اشتہارات سرکاری محکموں کی جانب سے ڈائریکٹ جاری کئے جاتے ہیں، وہ گورنمنٹ کی پالیسی کی کھلم کھلا خلاف ورزی اور ان کا محکمہ اطلاعات کے ساتھ نہ کوئی تعلق ہے اور نہ ہی مالیت کے بارے میں محکمہ اطلاعات کے پاس کوئی معلومات ہیں۔ ان کی مالیت صرف انہیں محکموں کو معلوم ہوتی ہے جو ڈائریکٹ اشتہارات جاری کرتے ہیں کیونکہ وہ اخبارات جو ڈائریکٹ اشتہار شائع کرتا ہے، وہ ڈائریکٹ اپنا بل اسی محکمے کو بھیجتا ہے اور محکمہ خود اس کے اس اخبار کو ادا کیگی کرتا ہے۔

(ب) مزید برآں محکمہ اطلاعات کے پاس صرف ان اشتہارات کا ریکارڈ موجود ہوتا ہے جو محکمہ اطلاعات گورنمنٹ پالیسی کے تحت خود جاری کرتا ہے۔

### جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: زہ یو اعلان کوم تہولو دغہ تہ، زہ یو اعلان کوم، ستاسو د تہولو د پارہ دے۔ آپ سب کی سہولت کیلئے ہم نے موبی لنک فریچائز کے اہلکاروں کو صوبائی اسمبلی میں مدعو کیا ہے، جو معزز ممبران موبی لنک جاز کا نمبر استعمال کر رہے ہیں، Verification کیلئے ان اہلکاروں سے اولڈ اسمبلی ہال میں رابطہ کریں تاکہ شناختی کارڈ کے ساتھ Sims verification ہو سکے جو بھی چاہتا ہے، موبی لنک کا، اس کا ہم نے کیا ہے۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل: جناب سپیکر! یہ دوسرے جو فریچائز ہیں، ان کو بھی بلا لیتے سر؟

جناب سپیکر: ہاں، سیکرٹری صاحب! باقی کو، باقی کو بھی بلائیں تاکہ ان کیلئے کوئی سہولت بن سکے۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! زہ یو خبرہ کوم۔  
جناب سپیکر: جی، یہ چھٹی کی درخواستیں اناؤنس کر لوں پہلے، ٹھیک ہے جی؟  
مفتی سید جانان: جی۔

### اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں: جناب زاہد درانی صاحب، ایم پی اے 16-02-2015؛ جناب محمود خان، وزیر آبپاشی 16-02-2015 تا 18-02-2015؛ جناب ملک قاسم خان خٹک، ایڈوائزر-16-02-2015؛ محترمہ دینا ناز صاحبہ، ایم پی اے 16-02-2015؛ جناب ملک ریاض صاحب، ایم پی اے 16-02-2015؛ جاوید نسیم 16-02-2015؛ جناب ڈاکٹر حیدر علی صاحب، 16-02-2015 و-17-02-2015 اور جناب سمیع اللہ علیزئی صاحب، 16-02-2015۔ منظور ہیں جی؟  
 (تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب! بِسْمِ اللّٰهِ۔ جی مفتی جانان!

مفتی سید جانان: جی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ زما جی دغہ ملگرو لکہ کوم رنگی خبرہ دہ، زما ہم دغسپی خبرہ دہ۔ جناب سپیکر صاحب، د ایم پی اے او د ایم این اے یو ڈیر لوئی نوم وو دغہ صوبی کبئی، دغہ تول ملک کبئی خودغہ صوبی کبئی ڈیر لوئی نوم وو خو جناب سپیکر صاحب! زہ بہ دا بدبختی او گنہم چہ مونہر کوم دفتر تہ لار شو، چرتہ لار شو، مشرف دور کبئی چہ د کومو کونسلا رانوقدر او عزت وو، غالباً ہغہ بہ مطلب دا دے د دغہ وخت د ایم پی اے او ایم این اے نہ د ہغہ خلقو عزت زیات وی۔ بیا جناب سپیکر صاحب! مونہر چہ ہغلته نہ ما یوسہ شو، مونہر تاسو تہ خبرہ راؤرو خو دلته چہ مونہر کومہ خبرہ او کرو جناب سپیکر صاحب! ہغہ صرف د الفاظو پورے محدودہ وی، پہ ہغی بانڈی ہیخ خہ عملدرآمد نہ کیری۔ تیر اجلاس کبئی جناب سپیکر صاحب! ما د خپلی علاقہ او د خپلی حلقہ یو مظلومیت تاسو تہ دغہ خائی کبئی بیان کرلو چہ زما تقریباً دریویشٹ کروہ روپی دی، پہ دریویشٹ کروہ روپی بانڈی اول د حکومتی خلقو پہ اشارہ بانڈی، حکومت ہغی بانڈی لاس ایبنے وو، نہ ئے تقسیمولی، پہ

09/09 باندې جناب سپيکر صاحب! مونږ سکیمونه جمع کړي دي، بيا په هغې باندې ډيډک چيئر مين DDC کړې ده، بيا ورباندې Pre DDC شوې ده، د هغې باوجود جناب سپيکر صاحب! يوه حلقه 42 ده او يوه حلقه 43 ده، 42 حلقې ته ټولې خپلې روپۍ ملاؤ شولې، ما ته روپۍ نه ملاويږي، زما 23 کروړ روپۍ هم دغه شان پرته دي. ولې پرته دي جناب سپيکر صاحب؟ دا ستاسو د حکومتی پارټي يو وفد زما د ضلعي راغلي دي، وزير اعلي صاحب ته ئې وئيلي دي چې که مفتی صاحب دا پيسې ولگولې، مونږ بلديات نشو گټلې. جناب سپيکر صاحب! زه دا وایم په فنډونو باندې ووتونه نه گټلې کيږي او د ظلم دا تورې شپې جناب سپيکر صاحب! دا تيريري، بيا دغه ځانې کښې جناب سپيکر صاحب! تاسو ما ته يقين دهانی او کره چې مظفر سيد صاحب به تاسره کښيښي. سپيکر صاحب! مظفر سيد صاحب کميټی جوړه کړه، تاسو مو يو ځلې نه پينځه ځلې تاسو ته مې گزارش دروړلو، درخواست مې درته او کړو چې زما خلقو سره ظلم کيږي، تاسو جناب سپيکر صاحب! ما ته وئيلي وو چې دا کسان به درسره کښيښي، ستا مسئله به حل کړي. جناب سپيکر صاحب! زه دا گزارش کوم چې دا زما حلقې سره ظلم دے، زما عوامو سره ظلم دے، چې زما عوامو سره ظلم کيږي، دلته ما ته د ناستې څه ضرورت دے؟ زه دې ټول د اپوزيشن خپلو ملگرو ته دا گزارش کوم چې زما ټينډري ئې لگولې دي، اخبار کښې راغلي دي، دوه کروړه سپيشل پيکچ هغه هم ما نه دغه حکومت ايسار کړلو او 23 کروړ زما د گيس رائلټی هغه ما نه دغه حکومت ايساره کړه. جناب سپيکر صاحب، ما ته په دغې ايوان کښې د ناستې هيڅ څه حق نشته دے، زما دې ملگرو ته دا گزارش دے، زه مظلوم يم، زما آواز واوړي او دغه جابر حکمران په دې باندې خبر کړي جناب سپيکر صاحب!

جناب سپيکر: ستا سبا که خيروی مونږ په ايجنډا اخسته دے، مونږ په ايجنډا سبا دا ستاسو اخسته دے خو زه د دې د پاره يو دا کوم چې زه تاسو ته يو کميټی جوړوم، سپيشل کميټی مفتی صاحب!

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): جناب سپيکر!

جناب سپيکر: مولانا صاحب، مولانا صاحب!



قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: مولانا لطف الرحمان صاحب، جی جی، لطف الرحمان مولانا خبرہ اوکری جی۔ لطف الرحمان مولانا صاحب۔

قائد حزب اختلاف: سپیکر صاحب! دا مفتی جانان صاحب چي کومه خبرہ اوکری، مفتی جانان صاحب دا خبرہ خو ځله په فلور باندې ستاسو مخي ته راوستي ده او بيا په دې باندې هغه سره دا کمیټنت هم شوي دے چي مونږ به ستا د دغې مسئلې حل رااوباسو۔ بيا په هغې باندې دغلته د دې سکيمونو باقاعده ټينډرز هم لگيدلي دي، منظوري ئے هم شوې ده او د هغې باوجود د يوې حلقې د ممبر هغه باقاعده اناؤنس شول، په هغې کار شروع شو او د ده د حلقې هغه کارونه ټول رکاو شوي دي، نو د يو ممبر سره دا سلوک کول او د حکومت په هداياتو باندې دا سلوک هغه سره کول، نوزه دا وایم چي د مفتی جانان دا خبره ډیره په حقه باندې ده او دوي چي کومه خبره کوي، مونږ ټول د دوي ملگرتيا کوؤ او زه دا وایم چي د دې مسئلې تاسو خپله يو هغه پکښې رااوباسي چي د دې حل رااوځي ځکه چي د حکومت د طرف نه خود دې جی څه اطمینان بخش جواب نه راځي۔

جناب سپیکر: زه بالکل دوي، يو منټ زه لږ دغه ورکړم، دا مسئله حل کوم د مفتی صاحب۔ داسې کوؤ چي په دې باندې يو کمیټي، سپيشل کمیټي جوړوؤ چي هغې کښې مفتی صاحب پخپله، ضياء الله بنگش او ستاسو د ساؤتھ يو دريم کس چي په يوه هفته کښې دننه دننه مونږ ته رپورټ راکړي او اسمبلي به هغه Adopt کړي، د هغې مطابق به اوگورو۔

جناب قربان علی خان: پوائنټ آف آرډر، سر!

جناب سپیکر: جی جی، جی قربان خان۔

جناب قربان علی خان: ډیره مننه، تهينک يو ويري مچ۔ سپیکر صاحب! مونږ هغه بله ورځ په پوائنټ آف آرډر باندې پاڅيدو۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب قربان علی خان: خو مونږ ته وخت ملاؤ نشو نو مونږ بيا بل ځائې ته خامخا به ځو، بل فورم ته او مونږه نه غوښتنه چې د کور خبره حجرې ته لاړه شی ځکه بده لگي چې د کور خبره حجرې ته ځي او د حجرې خبره سړي په کور کښې کوي خو که مونږ ته لار نه ملاويږي، مونږ به دغسې کوؤ۔ سپيکر صاحب، هغه ورځ يو ډيره بڼه ايشو وه، يو شاعر وئيلي دي چې:

چا اوښ اوخوږو چا مهار اوخوږو

خو يو منستر صاحب راغلو هغه ټول کاروان اوخوږو

(تقیې اورتالیاں)

جناب قربان علی خان: صاحبه! زه به نن يو تاريخي خبرې کوم، يو ليډر بل ليډر ته وئيلي وو، ما ته اوس هم ياد شي، مونږه به واړه وو، اسمبلي کښې به مې کتل نومونه به ئه نه اخلم۔۔۔۔

محترمه انيسه زيب طاہر خيلي: واخله، واخله۔

جناب قربان علی خان: نومونه ئه ځکه نه اخلم چې هغې کښې بيا دا راځي چې يره دا د دې پارټي د دغه نه خبرې کوي يا د دې نه کوي، هغه يو ليډر ته او وئيل چې صاحبه يو سره وو د هغه کور وو د سړک په غاړه، سوري د سيند په غاړه هغه چې اوکتل بچي ئه وو درې څلور، هغه چې اوکتل نو ورسره مخامخ سيند بهيدو نو چې فکر ئه اوکړو، وئيل ئه غريب يم نه کور بدلولى شم او نه مې وس رسي چې دا سيند د مخې نه اخوا کړم نو هغه دريو اړه يا دواړه بچي ئه او نيول د لاسه او سيند ته ئه ورواچول او هله رااووتو چې هغه دواړو باندې ئه لامبو زده کړه، نو دا خبره داسې ده چې مونږه لامبو ايزده کړې ده (تالیاں) مونږه سياست کولې شو، مونږ ته خوږې گولئ مه راکوئ، مونږ ته طمعي مه راکوئ، دا طمع چې ده دا ډير خراب شے دے۔ په دې باندې زما يو ليونى شاعر ډير بناسته وئيلي دي، هغه به هم درته اووايم او خوشحال بابا پرې د هغه نه هم بناسته وئيلي دي۔ وائى، دا د درې ټکونو نه جوړه شوې، 'ط'، 'م'، 'ع'، وائى دا ټول ټکي په لاندې راځي، ديکښې په بره باندې يو هم نه ځي، دا ډير خراب شے دے، په طمع به هيچرته نه کښينئ۔ صاحبه! ډير زيات خفه يم، زړه مې ډير

ڊڪ ڏي، ما مينڊيٽ اخستے و و په ميرٽ، ما د اسلام نوم نه و و اخستے، ما د نيشنلزم نوم نه و و اخستے، ما د سوشلزم نوم نه و و اخستے او كه دا د ميرٽ دهجياں دلته دغه ڪيري نو ما امانت را وڙي ڏي، زه چي په ڊي ڪرسٽي ناست يم، ما سره امانت ڏي او د هغي مخ نيوي به زه كوم۔ تا اته سوه ڪسان بهرتي ڪڙل، ما ته را او گوره او دا دغه او ڪڙه، دا ميرٽ تا د كوم ڄاڻي نه، دا Criteria د كوم ڄاڻي نه جوڙه شوڙي وه خوزه به د هغه ليڊرز خبري نه كوم، ما د مفتي صاحب هم خدائي د اوبخيني سڀيچ اوريدلي ڏي، ما د بهتو هم اوريدلي ڏي، ما د قائد اعظم فرمودات او ارشادات هم اوريدلي ڏي، ما دلته نور بنه بنه سڀيڪران خپل اوريدلي ڏي خوزه به هغه خبري نه كوم ڇڪه چي زه پوهه شوم چي په هغه خبرو هيڻوڪ هم نه پوهيري۔ Let it be very frankly، اوس په ڊير Simple words ڪيني زه هغه خپله خبره كوم ڇڪه چي زه پوهه شوم چي د حڪومت چارواڪي په ڊي نه پوهيري، نوزه به د ڊي نه ستيا رٽ و اخلم چي "مئي بدنام هوئي ڏارنگ تيرے لے"

(تالياں)

ايڪ رڪن: ستا ڇوڪ ڊارنگ ده؟

جناب قربان علي خان: زما ڊارنگ ده، زما هم ڊارنگ شته او زما ڊارنگ ڏي زما ميرٽ، يو پڪيني منا هم ڏي، هغه ٽولي خبري به درته نن كوم، دلته يو منا هم ڏي او خيال ڪوي، دومره مخڪيني مه ڄي ڇي آخر ڪيني زه وينم چي حساب اونشونو ڊير زه به يو هور را او چنيري او هيڻ به هم نه وي او درهم برهم به شي هر ڇه او د حڪومت چارواڪي به د هغي ذمه واري، د هغي آئيڊيالوجي به ذمه واري، د هغي زما د خان منشور به ذمه واري چي ڊوي لکيا ڏي او زه بار بار دا چغي وهم چي There is black sheep's in my، سفونو ڪيني ڇڪه تاسو ما ته دا رولنگ را ڪوي، ما ته دا خوره گولي را ڪوي چي دا ڪينسل شو، زه ئي نه منم چي تاسو ما سره دا اومنه چي دا ڪينسل شول نو وزير موصوف Should stepdown from his office (تالياں) او هغه Concerned، هغه Concerned officials چي ڊيڪيني چا دا دغه ڪري ڏي، زه پري دا تور لگوم چي هغوي به هم Suspend ڪيري۔ ما ته به د حڪومت چارواڪي نن دا بيان

راکوی، ما ته به د دې صفائی به راکوی او که رائے نکره نو بیا به زه ډارلنگ پسې هم گرځم ځکه ما ته پته نشته، هغه ډارلنگ څوک دے او منی د هم د دې نه پس، یو دوه منی نور هم دی، هغوی د هم خیال کوی، هغه یو خو ډیره بې شرمه منی ده۔ او که سر! السلام علیکم۔

جناب سپیکر: زما خیال دے کال اټینشن راغله دے د محمد علی شاه باچا نو بس دا به مونږ واخلو۔ محمد علی شاه باچا! ستا دے؟ د محمد علی شاه باچا کال اټینشن دے، په دې باندې به خبره وکړو۔ محمد علی شاه باچا! پلیز۔

مفتی سید جانان: زما د خبرې خوڅه جواب او نشولو چی؟

جناب سپیکر: هغه مونږه کمیټی جوړه کړه کنه چی۔

مفتی سید جانان: زه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! محمد علی شاه باچا پریرده چې دے خبره او کړی۔

مفتی سید جانان: ما ته چی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ستا خبره گورئ۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: زه دا وایم چې ما هغه Proofs راوړی دی چې ډیره بې انصافی شوې ده۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ما تاسو ته اووئیل، ما کمیټی جوړه کړه، کمیټی، کمیټی مې جوړه کړه۔ شاه فرمان خان! شاه فرمان!

(شور اور قطع کلامیاں)

سید محمد علی شاه: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: یو منټ، محمد علی، شاه فرمان۔

جناب شاه فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب سپیکر! جناب سپیکر، زه نه، جناب

سپیکر! یو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: هاں! شاه فرمان خان۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر!

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: شاہ فرمان!

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: مولانا صاحب جی۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! داماہ، نو او دریرہ کنہ، جناب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان خان، مولانا صاحب۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان خان! خبرہ کوہ، خبرہ کوہ، شاہ فرمان!

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ہاؤس آرڈر کبھی کری، تا سو پہ قلا رہ کبھی نہی۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان! شاہ فرمان!

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: نو خیر دے، خیر دے پہ مزہ مزہ، پہ مزہ مزہ در کومہ خیر

دے خوند وی۔ جناب سپیکر! کیونکہ ایک حکومتی رکن نے حکومت کی پرفارمنس کے اوپر انگلی اٹھائی ہے

اور انہوں نے بڑا، انہوں نے لیڈرشپ کا Example دیا ہے، انہوں نے لیڈرشپ کا Example دیا

ہے، میں اس کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: یا ہلکہ! زمونہ دی ملگرو، مہرہ اپوزیشن درلہ کار۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، اگر اس طرح ہوتا ہے تو میں پھر اس کو ایڈجرن کر لوں گا، میں اجلاس کو، اگر اس

طرح اسمبلی کے ڈیکورم کا خیال نہیں رکھا جاتا تو پھر کیا کریں گے اس کا؟ شاہ فرمان صاحب! آپ دونوں دیکھ

لیں جو بھی ان کے ایشوز ہیں، وہ دیکھ لیں، اس کے ساتھ بات کر لیں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میں، میں اس کے اوپر چونکہ یہ حکومتی رکن ہے اور ان کو جواب دینا چاہوں گا،

ہاؤس کو جواب دینا چاہتا ہوں، اگر ڈیکورم Maintain ہو گیا تو۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: دادوی پہ خہ اعتراض کوی؟

جناب سپیکر: محمد علی شاہ باچا! محمد علی شاہ باچا۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میں پندرہ منٹ، پندرہ منٹ کیلئے میں چائے اور نماز کیلئے بریک دیتا ہوں، پندرہ منٹ، پندرہ

منٹ کیلئے بریک۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مندرت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: محمد علی شاہ باچا خہ شو؟ محمد علی شاہ باچا، محمد علی شاہ

باچا۔ چلو محمد علی شاہ باچا صاحب چپی ترخو نہ دے راغلیے، گوھر نواز شتہ؟

بنہ دالیجسلیشن بہ اوباسو دی دوران کبھی۔ امتیاز شاہ صاحب، یہ جو لیجسلیشن ہے، آپ

اس کو وہ کر دیں تاکہ جو، وہ آجائیں گے۔ آئٹم نمبر 8، آنریبل منسٹر فار کلچر، یہ لوگ پہنچ جائیں گے نا تو باقی

آگے چلائیں گے۔ جی، امتیاز شاہ صاحب! آئٹم نمبر 8۔

جناب امتیاز شاہ (وزیر قانون): ہائر ایجوکیشن کے تو موجود ہیں۔

جناب سپیکر: آپ بولیں۔

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Mr. Speaker Sir, I beg to move to introduce the Khyber Pakhtunkhwa University (Amendment) Bill, 2015, in the House.

Mr. Speaker: Item No. 8, item No. 8.

وزیر قانون: آئٹم نمبر 8 ہے۔

جناب سپیکر: آج کا ایجنڈا، آئٹم نمبر 8۔

وزیر قانون: میرے پاس تو آئٹم نمبر 8 یہی ہے، خیبر پختونخوا یونیورسٹی (امنڈمنٹ) بل۔

جناب سپیکر: یہ کل کا ایجنڈا ہے، یہ ابھی تقسیم کیا ہے۔ شاہ فرمان صاحب۔

Minister for Law: Sorry, sorry.

مسودہ قانون کا متعارف کرایا جانا

{ خیبر پختونخوا سنسر شپ آف موشن پکچرز (فلمز، سی ڈیز، ویڈیوز، سٹیج ڈراما اینڈ شوز) مجریہ 2015 }

Mr. Shah Farman (Minister for Public Health Eng;): Mr. Speaker! I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Censorship of Motion Pictures (Films, CDs, Videos, Stage Dramas and Shows) Bill, 2015, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) کا زیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوا میٹرنٹی بینیفٹ مجریہ 2015)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Labour, Honourable Minister for Labour, item No. 9 and 10: Shah Farman.

Minister for Public Health Eng;: Mr. Speaker Sir, the Khyber Pakhtunkhwa, Maternity Benefit (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Maternity Benefit (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) کا پاس کیا جانا

(خیبر پختونخوا میٹرنٹی بینیفٹ مجریہ 2015)

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Minister for Labour.

Minister for Public Health Engineering: The Khyber Pakhtunkhwa Maternity Benefits Bill, 2015 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Maternity Benefit (Amendment) Bill, 2015 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون (ترمیمی) کا زیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوا آرمز مجریہ 2015)

Mr. Speaker: Item No. 11 and 12: Honourable Minister for Law.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Arms (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Arms (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) کا پاس کیا جانا

(خیبر پختونخوا آرمز مجریہ 2015)

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Minister for Law.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Arms (Amendment) Bill, 2015 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Arms (Amendment) Bill, 2015 may be passed?



Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Interruption)

جناب سپیکر: یو منت، زہ تالہ موقع در کوم، دغہ راغلیے دے کنہ، گوہر نواز؟

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: سر! چونکہ اس میں میں بھی شریک ہوں۔

جناب سپیکر: اوکے، اوکے۔ میڈم انیسہ زیب!

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر۔

Janab Speaker! This is, I like to draw your attention towards a matter of public urgent importance that in 2007, the Government of Khyber Pakhtunkhwa through a notification had exempted the affectees of Tarbela Dam residing at Kalabat Township, District Haripur from the payment of drinking water charges. Now, it has come to our notice that the Government has withdrawn the notification. The people of the area have suffered allot and this order is causing grievance.

جناب سپیکر! یہ ہم نے، میں نے اور گوہر نواز خان اور ہمارے جو بھائی ہیں، فیصل زمان صاحب، ہم نے Jointly move کیا ہے۔ تربیلہ ڈیم کے متاثرین نے بہت زیادہ قربانی دی ہے اور اسی لئے یہ ایک Special concession دی تھی۔ اس سے پہلے بھی ان کیلئے بہت سی Concessions ہیں، تو وہ ایک نوٹیفیکیشن جو بعد میں حکومت نے کیا کوئی 22 جولائی 2014 کو اور ان کی وہ Withdraw کی Concession، لیکن پھر ایک وفد ہم وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس لے کر گئے اور وزیر اعلیٰ صاحب نے بہت ہی مہربانی کرتے ہوئے اس کی دوبارہ Approval دی اور وہ دوبارہ گیا لیکن پھر اب یہ اس صورت حال میں جب ہم نے یہ موڈ کیا تھا، اس کے بعد یہ فیصلہ ہوا تھا تو انہوں نے اس کی Approval دی تھی۔ آزیبل منسٹر اس وقت باہر عمرہ پر گئے ہوئے تھے لیکن وہ کیس اب ان کے پاس آیا ہے اور Finally وہ جا کے ہوگا، وزیر اعلیٰ صاحب کو پورا Background بتایا گیا اور اس کی روشنی میں انہوں نے اس کی Kind approval دے دی تھی، تو میں چاہ رہی تھی کہ اگر آج یہ آگیا ہے، منسٹر صاحب بھی موجود ہیں، فنانس

والے بھی ہیں تاکہ اس پہ پیشرفت کوئی ہمیں بتادیں اور اس اہم صورتحال کے حوالے سے متاثرین ڈیم کی جو ایک مشکلات ہیں اور ان کو جو ایک Special concession دی گئی تھی، اس کی روشنی میں اس مسئلے کو اگر حل بھی کر دیں تو یہ ایک بڑی بات ہوگی۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان صاحب! شاہ فرمان صاحب!

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! یہ چونکہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب، اکبر ایوب صاحب بھی بات کرنا چاہتے ہیں اسی ایشوپر، پھر آپ کر لیں۔

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): میں کر لوں پھر آپ کر لیں۔ ٹھیک ہے نا، میں

اپنا۔۔۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میں صرف یہ ایک بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ ہمارے Under نہیں ہے اور یہ عنایت اللہ صاحب کے Under آتا ہے۔

جناب سپیکر: اچھا اچھا، ٹھیک ہے۔ اکبر ایوب صاحب بات کریں، اس کے بعد۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! چونکہ میرا بھی ہری پور سے تعلق ہے، جو

میڈم نے ادھر ایک قرارداد پیش کی ہے جی، میں بھی اس کی Fully support کرتا ہوں۔ جناب سپیکر! یہ

وہ لوگ ہیں جنہوں نے پورے پاکستان کیلئے قربانی دی اور جو تھوڑی بجلی آج ادھر آپ کو نظر آرہی ہے، یہ

ان لوگوں کی بدولت ہے اور این ایچ آر کی مد میں، نیٹ ہائیڈل رائلٹی کی مد میں اربوں روپے صوبائی حکومت

کو ملتے ہیں، اس میں سے اگر ڈیڑھ کروڑ روپے صوبائی حکومت دے رہی ہے تو میرا خیال ہے اتنی بڑی کوئی

بات نہیں ہے، اسی لئے میں اپنی سپورٹ بھی ان کو دیتا ہوں جی اور آپ سے گزارش یہ ہے کہ اس آرڈر کو

Implement کرایا جائے تو اچھا ہے۔

جناب سپیکر: عنایت خان! عنایت خان، سینیئر منسٹر۔

جناب عنایت اللہ { سینیئر وزیر (بلدیات) }: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب! یہ

Originally جو کال انٹینشن نوٹس ہے، یہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کو ریفر کیا گیا اور تھوڑی دیر

پہلے انہوں نے مجھے کہا کہ یہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ سے Related ہے، مجھے نہیں پتہ تھا کہ اس قسم کا کال

اٹینشن نوٹس اسمبلی کے ایجنڈے پر ہے۔ سر، یہ جو میونسپل کمیٹی ہیں اور کارپوریشن ہیں اور ڈسٹرکٹ کونسلز ہیں، یہ Basically میونسپل سروسز دیتی ہیں جس میں پانی اور صفائی اور سیوریج اور سینی ٹیشن کا نظام اس کے بنیادی وہ امور ہیں جو میونسپل کمیٹی دیتی ہیں اور اس کیلئے جو سٹاف انہوں نے رکھا ہوا ہوتا ہے، اس کیلئے فنانس سے کوئی فنڈز نہیں ملتے ہیں، سال میں فنانس سے Weak MCs کے نام پہ کچھ گرانٹ ملتا ہے لیکن وہ بھی بڑی مشکل سے فنانس سے نکالا جاتا ہے۔ یہ خود یہ پیسے Generate کرتے ہیں، میونسپل کمیٹی خود اپنے فنڈز Generate کرتی ہیں، میونسپل کارپوریشن خود اپنے فنڈز Generate کرتے ہیں اور اس سے پھر لوگوں کو میونسپل سروسز دیتے ہیں۔ ظاہر ہے میونسپل سروسز کے لوگوں کی تنخواہیں جو ہیں اور وہ جو سروسز دیتے ہیں، وہ اگر لوگوں کی طرف سے پانی کا وہ Water rate نہیں بھیجیں گے، ٹیکسز نہیں بھیجیں گے تو یہ سلسلہ نہیں چلایا جاسکے گا۔ چونکہ کھلابٹ ٹاؤن شپ کا مخصوص ایک وہ ہے اور مجھے نہیں معلوم اس کی Background کہ دوبارہ کیسے اور کیوں اور کس Context میں اس کو Show کیا گیا اور کس لئے پہلے کس نوٹیفیکیشن اور کس Understanding کے تحت اس کو Withdraw کیا گیا تھا، Financial matters ہیں اور سچی بات یہ ہے کہ میں ان کو یہ Promise کرتا ہوں کہ I will look into it میں دیکھوں گا، سی ایم صاحب چیف ایگزیکٹو آف دی پرائونٹس ہیں، اگر انہوں نے کوئی Decision کیا ہے تو اس کو تو ہم Implement کریں گے لیکن Let me look into it کہ مجھے اتنا موقع دے دیں۔ دیکھیں حکومتیں اس طرح نہیں چلائی جاتی ہیں، سچی بات یہ ہے کہ فنانشل ایٹو ہے اور ایک کمیٹی کا ایٹو ہے اور بالکل یہ میرے ذہن میں ہے، کھلابٹ ٹاؤن شپ کے لوگوں اور اس کے متاثرین نے جو قربانیاں دی ہیں، I acknowledge those sacrifices لیکن I will look into it۔

راجہ فیصل زمان: سر!

جناب سپیکر: جی فیصل صاحب۔

راجہ فیصل زمان: سر! اصل میں میں اپنے بھائی کو یاد کرانا چاہتا ہوں، انہی کی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا تھا، میرے بھائی جو منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، انہی کی گورنمنٹ نے اس وقت فیصلہ کیا تھا اور اس میں دو آپشنز تھے، یا بجلی کے کچھ یونٹس معاف کرو یا پانی معاف کر دو۔ اس وقت کی حکومت نے یہ فیصلہ کیا تھا، بجلی کا ہم پہ بوجھ

زیادہ آتا ہے لہذا ہم پانی معاف کر دیتے ہیں۔ اب ایشو یہ ہے کہ وہاں کے لوگ یہ سمجھتے ہیں، شاید آپ کی گورنمنٹ نے یہ سب کچھ کیا ہے، یہ Blame آپ کی پی ٹی آئی کی جو گورنمنٹ ہے، اس پہ آرہا ہے کہ وہ اس چیز کو ختم کرنا چاہتے ہیں، لہذا اسی چیز کو Endorse اکبر ایوب خان نے بھی کیا ہے، وہ اسے سپورٹ اس لے کر رہے ہیں کہ وہ نیک نامی حاصل کرنا چاہتے ہیں، بدنامی نہیں اپنے ذمہ ڈالنا چاہتے، لہذا منسٹر صاحب ایک ایسا سٹیٹمنٹ دیں جس میں Encouragement ہو، یہ نہ ہو کہ ہم یہ دیکھیں گے، وہ دیکھیں گے، ایک فیصلہ ہوا ہے، ہو رہا ہے اور وہ ان لوگوں نے قربانیاں دی ہیں، سب کے سامنے ہے اور اتنی بڑی چیز بھی نہیں ہے اور پچھلے آٹھ سال سے ہو رہی ہے یہ چیز، کوئی پانچ مہینوں سے نہیں ہو رہی ہے، پچھلے آٹھ سال سے ہو رہی ہے، لہذا ہم اس پہ آپ کی طرف سے، عنایت اللہ خان صاحب میرے بھائی ہیں اور بڑے Respectable ہیں، میں یہ چاہتا ہوں کہ جس طرح وہ سسٹم چلتا رہا، چلتا رہے کہ یہ Embarrassment ٹریژری بنچر کی میرے دو ایم پی ایز کیلئے بھی ہے، چاہے ہم اپوزیشن سے بھی ہیں لیکن ان کیلئے بھی لوگ انگلی اٹھاتے ہیں، کہ شاید آپ نے یہ شرارت کی ہے، اسی لئے میرے بھائی نے کھڑے ہو کے اپنے آپ کو کلیئر کیا کہ میں اس کو Endorse کرتا ہوں، اس کو سپورٹ کرتا ہوں تو گورنمنٹ کی طرف سے بھی ہمیں سپورٹ ہے، اپوزیشن کی طرف سے بھی سپورٹ ہے، اس میں تو کوئی درمیان میں تو کوئی ایسی چیز نہیں رہتی کہ اس کو نہ مانا جائے۔ میری آپ سے گزارش ہو گی، میرے بھائی نے، میری بہن نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ایک Genuine issue ہے، آپ ان کو میڈم، آپ میڈم!

محترمہ انیسہ زیب طاہر خلیلی: شکر یہ جناب سپیکر۔ I am grateful to the honourable Members، اکبر ایوب صاحب اور راجہ صاحب جو ہیں، انہوں نے بھی سپورٹ کیا، میں منسٹر صاحب کی limitations کو سمجھتی ہوں، مجھے اندازہ ہے کہ وہ شاید اس وقت Picture پہ نہ ہوں Because he was out of the Country لیکن مجھے یقین ہے کہ اب تک جو سی ایم صاحب نے Approval دی ہے، ان کے ساتھ باقاعدہ بات چیت ہوئی اور یہ چیز لیول تک آگئی، I am well aware of the fact Mr. Speaker! that the operation and maintenance of water supply schemes are in purview of the Local Government and your

MC جو ہے وہاں کی، اس کا اختیار ہے لیکن یہ Special consideration کھلا بٹ، باقی جگہوں پہ بھی ہیں، ہم تو نہیں مانگ رہے، ہمیں پتہ ہے کہ یہ طریقہ ہے، وہیں پہ Collection کرتے ہیں لیکن یہ ایک سپیشل ان کی جو ایک قربانی ہے، اس کو Acknowledge کرنے کیلئے یہ دیا گیا ہے اور منسٹر صاحب نے، Positively اس کو میں لے رہی ہوں کہ وہ کہتے ہیں کہ میں He will look into it, he has this realization کہ یہ ایک مسئلہ ہے، ہمیں صرف یہ ایشورنس ہے اور آپ کی طرف سے، اگر ہاؤس کی طرف سے بھی آجائے file We can wait till he examines the Reservation تھا، It's a matter of only ten million rupees اور آپ کے پاس طریقہ کار ہے، جو بھی طریقہ ہے حکومت کی چٹھی سے اگر ان لوگوں کے لئے جاتے ہیں، منسٹر صاحب کے دور میں جس طرح راجہ صاحب نے بالکل صحیح کہا کہ 2007 میں اس کو Life time، اس نوٹیفیکیشن کے اندر ہے کہ It is going to I think, I am sure that he will stand by his government جو پچھلی گورنمنٹ ہے، اس کے فیصلوں پہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت خان۔ دیکھیں اس ایشو کو۔۔۔۔۔

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر! ایک منٹ۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ تو ان کا ہری پور کا ایشو ہے، یہ تو ان کا اپنا۔۔۔۔۔

جناب محمد شیراز: یہ جو پانی والا مسئلہ ہے، اس میں سر! ہمارے جو تحصیل ٹوپی کے جو گاؤں Affected ہیں، ان کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔ سر، یہ تو جس طرح وہ Affected ہیں تو، (مداخلت) نہیں District affected نہیں ہے سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان، عنایت خان۔ ٹھیک ہے آپ کا پوائنٹ سمجھ آ گیا، وہ سمجھ گئے ہیں، وہ Respond کریں گے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دیکھیں سر! میں نے بڑا Frankly کہا ہے کہ جو میونسپل کمیٹیز ہیں، وہ اپنے فنڈز خود Generate کرتی ہیں۔ اس میں سے اگر کوئی Decision آجاتا ہے کہ آپ یہ پیسے مت لیں یا 2007

میں یہ Decision ہوا ہے کہ یہ پیسے آپ مت لیں تو اس کا کوئی مطلب ذریعہ ہو گا کہ کہاں سے وہ پیسے Cover کریں گے، کیا فنانس اس کو پیسے دے گا، Let me look into those things, those modalities لیکن Generally یہ بات، سچی بات یہ ہے کہ ہمیں Understand کرنا چاہیے، Generally یہ بات ہمیں Understand کرنی چاہیے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، آپ ان کے ساتھ میٹنگ کر لیں گے اور جو جو۔۔۔۔۔۔  
سینیئر وزیر (بلدیات): یہ بات ہمیں Understand کرنی چاہیے کہ آپ ٹیکس نہیں دیں گے تو حکومت کہاں سے مطلب نظام چلائے گی؟

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: منسٹر صاحب! آپ Examine کر کے یہ مسئلہ ہمیں پہ لائیں اور آن دی فلور آف دی ہاؤس ہی اس کو پھر ہم فائنل کریں گے، اگر آپ اجازت دیں؟

جناب سپیکر: میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ منسٹر صاحب Properly informed نہیں ہیں، آپ اگر ان کو موقع دے دیں اور یہ آپ کے ساتھ بیٹھ جائیں گے۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: ہم مل بھی لیں گے لیکن Ultimately we will have to come here on the floor of the House، اس کو آپ پینڈنگ کریں۔

جناب سپیکر: پینڈنگ کرتے ہیں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: تھینک یو، بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اوکے، یہ پینڈنگ ہے۔ اچھا دوسرا ہے؟ میڈم انیسہ زیب طاہر خیلی، ایم پی اے۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ بہت انتہائی اہم مسئلے کی طرف میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ صوبائی حکومت خیبر پختونخوا نے سرکاری ملازمین کیلئے Civil Servants Retirement Benefit & Death Compensation Act, 2014 اسمبلی سے پاس کروایا ہے۔

جناب سپیکر: (اراکین اسمبلی سے) مہربانی کریں جی، تھوڑا ہاؤس کے ڈیکورم کا خیال رکھیں، آپ سب مہربانی کریں تھوڑا۔۔۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: اور مورخہ 29 اکتوبر 2014 سے نافذ العمل ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ بہت سے سرکاری ملازمین اس ایکٹ کے پاس ہونے کے بعد ریٹائرڈ ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک اس قانون سے مستفید نہیں ہو سکے کیونکہ محکمہ خزانہ اس پر عملدرآمد کرنے سے گریزاں ہے اور ٹال مٹول سے کام لے رہا ہے جس کی وجہ سے سرکاری ملازمین میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! حکومت نے یہ ایک قانون پاس کیا اور اب افسوس ہے کہ آج تک اس کا Benefit کسی کو نہیں ملا جو کہ Immediately جیسے ہی قانون بنا، اس کا اطلاق ہوا، یہ بہت سے لوگ ریٹائرڈ ہو گئے اور آج بھی وہ اس چیز کیلئے میں کہوں کہ They are running from pillar to post، تو یہ مجھے اس بات پہ ہے کہ کیا وجہ ہے کہ قانون پاس ہونے کے بعد ابھی تک اس پر عملدرآمد نہیں ہوا اور اس کا Benefit جس مقصد کیلئے یہ قانون پاس ہوا، وہ نہیں عوام تک پہنچ رہا۔

جناب سپیکر: محمد علی، پارلیمانی سیکرٹری، محمد علی خان۔

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ میڈم واقعی چہی ڈیر Important issue اسمبلی تہ راور پی دہ۔ چونکہ د غونڈی صوبی د پبلک او د دپی عوامو مسئلہ دہ، دوئ سرہ ما د دپی کال اتینشن د راتلو نہ مخکبئی خبرہ ہم او کرہ، چونکہ دا اسمبلی نہ پاس شوے یو بل دے، پہ ہغی بانڈی ہول ممبران، زمونرہ حکومت، پولیٹیکل پارٹیز پہ دپی بانڈی ہول متفق وو، Unanimously دا د دپی خانی نہ Approve شوے دے خو چونکہ فنانس کبئی پہ دپی بانڈی کار روان دے، دا خو ہول لوئی د یو صوبی یو Pendancy یا چہی دے، کہ مونرہ لسٹ راواخلو او دا خو پہ زرگونو پہ لکھونو خلق وی نو پہ ہغی کبئی ان شاء اللہ تعالیٰ زمونرہ دیپارٹمنٹ ناست دے، دا مونرہ مثال پہ طور پہ کومہ ورخ چہی دا بل پاس شوے دے، د دپی نہ پہ سبالہ کوم خوک ریٹائرڈ کبئی، ان شاء اللہ ہغہ بہ ہم د دپی نہ Benefit بہ اخلی، ہغہ بہ ہم پہ دیکبئی راخی۔ د ہغی د پارہ یو طریقہ کار چہی مخکبئی سرے چہی د ہغی نہ بہ خومرہ پیسے کت کیدی، بیا چہی ریٹائرمنٹ نہ بعد یا اوس د ہغی نہ پہ ہغی بانڈی ان شاء اللہ مونرہ تفصیلی ہوم ورک پہ ہغی بانڈی کوؤ، زہ دوئ تہ دا تسلی ورکوم، دیپارٹمنٹ تہ ہم زہ ان شاء اللہ ہدایت ورکوم چہی فوری طور د پہ

ہغی بانڈی عملدرآمد شروع شی، Within week, two ان شاء اللہ چہی پہ ہغی  
مونبرہ یوپراگریس جو روؤ او ستاسو مخی لہ بہ ئے راؤرو ان شاء اللہ۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکر یہ جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہاں، میڈم۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکر یہ جناب سپیکر، بہت شکر یہ۔ میں جناب پارلیمانی سیکرٹری صاحب کا خاص  
شکر یہ ادا کرتی ہوں، اگر وہ اتنا Vigilant رہیں اور جس طرح انہوں نے کہا ہے کہ ہفتے دو کے اندر اندر اس  
پہ پر اگریس آئے گی تو یہی ہمارا مقصد ہے کہ اس پہ عمل آئے لیکن صرف یہ ہونا ہے کہ چار ماہ گزر گئے ہیں  
Almost تو چار ماہ میں تو اتنا کوئی بہت زیادہ وہ نہیں ہے، ریکارڈز آپ کے پاس ریٹائرمنٹ کے بھی بنے  
پڑے ہیں، اسٹیبلشمنٹ کے پاس اور جو جو Deaths ہیں، وہ بھی سامنے ہیں، تو اتنا نام نہیں لینا چاہیے لیکن  
بہر حال جو انہوں نے ایشورنس دی ہے تو میں چاہوں گی کہ اس کے اوپر مجھے یقین ہے اور آپ اس کے اوپر  
عملدرآمد کروائیں گے، اگر نہ بھی ہو مسئلہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، ان شاء اللہ۔ محمد علی شاہ باچا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! اس میں میری طرف سے بھی تھی لیکن آپ نے مجھے نہیں کہا  
ہے۔

جناب سپیکر: ہاں آپ کی جو انٹرزولوشن تھی نلوٹھا صاحب! تو چلو وہ تو۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: مہربانی کر کے اگر میرا اتنا مشکل نام نہیں ہے، اگر نام بھی لے لیتے تو پھر  
بھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سوری سوری، محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: دیرہ مہربانی۔ جناب سپیکر صاحب، میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی  
طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ گزشتہ دنوں خیبر پختونخوا جیلخانہ جات میں بھرتیاں میرٹ کو  
بالائے طاق رکھ کر کی گئی ہیں اور بعض اضلاع کو نظر انداز کیا گیا ہے جس سے عوام میں بے چینی پھیل گئی ہے  
اور ممبران اسمبلی کو تحفظات ہیں۔



جناب سپيڪر صاحب! ديڪنٽي بحثِ خو پري ڊير زيات اوشو جي خو ديڪنٽي جي اوس کوم دا نوٽيفيڪيشن راغے د کينسليشن جي، دا نوٽيفيڪيشن ما سره دے، کيدے شي تاسو کتلي وي پڪنٽي۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: لیس۔

سيد محمد علي شاه: خو زما په خيال چي په دي نوٽيفيڪيشن باندي به هغوي ته يو لاره ملاؤ شي د ڪورٽ د پاره جي، کينسليشن آرڊر خو پڪنٽي راغے دے خو زما دا يوريڪويسٽ دے، که ديڪنٽي سپيشل ڪميٽي تاسو جوڙه ڪري وے يا پڪنٽي اوس جوڙي او هغي ڪنٽي پراپر انڪوائري شوڀ وے چي دا دوي ڪري په کومه طريقه دي، ميرٽ پڪنٽي شوڀ دے، نه دے شوڀ نو هغه يو صحيح طريقه، صحيح لاره وھ۔ جناب سپيڪر صاحب، اوس خو پڪنٽي Straightaway notification اوشو د کينسليشن، زما په خيال اوس پري هغه هائي ڪورٽ ته لار شي او ڪورٽ والا Stay ور ڪري او هغه پري ڪم از ڪم مياشت لگي۔

جناب سپيڪر: ياسين خان! ياسين خان۔

جناب ياسين خان خليل: مهرباني سپيڪر صاحب۔ دا زمونڙ دا ٽول ملگري که خواه د پيښور دي او که د نورو اضلاع دي، د ٽولو په دي باندي تحفظات دي ڊير غٽ تعداد ڪنٽي جي، د ڪلاس فور د پاره يو خود دي د پاره ميرٽ نه وي ڇڪه چي ديڪنٽي دا نشته چي فرسٽ ڊويزن، سيڪنڊ، تعليم هڊو پڪار نه وي، ديڪنٽي زيات تر، نو ديڪنٽي ڊير غٽ اپوائنٽمنٽس شوي دي او زمونڙ د يو ملگري، د يو ڄاڻي ايم پي اے چي کوم معزز تنان دي او هم هلته نه Elected تنان دي، يو هم پڪنٽي لکه اعتماد ڪنٽي نه دے اخستلے شوے، په ديڪنٽي دوه نيم دري سوھ د هغه د خپلي ضلعي نه دي او باقي بيا د مختلف ضلعو نه، د پيښور نه ڪافي تعداد ڪنٽي شوي دي۔ زه دلته ڊسٽرڪٽ صدر یم چي کوم رولنگ پارٽي ده او ما سره دا ٽول ملگري مونڙ د دوي نه ٽپوس او ڪرو چي ستاسو پڪنٽي چرته يو تن چرته اخستلے شوے دے نو زمونڙ نه هم ٽپوس نه دے شوے، نو يو خودا وي چي دا شوي ولې دي؟ د پي ٽي آئي په حڪومت ڪنٽي داسي حرڪت کولو گنجائش نشته چي هغه داسي ڪار او ڪري، دا زمونڙ پارٽي هم بدناميري د دي سره، زمونڙ

ملگري ڇنگه ڇي باڇا جي خبره اوڳره، دوئ به هم خبره ڪوي، پريس والا هم خبري ڪوي نو دا صرف ڪينسلول نه، د ڊي سره ڇي ڇا ديڪيني غلطي ڪري ده، ڪوم ستاف ديڪيني Involve ده، ڪوم آفيسرز ديڪيني Involve وي، ڪوم ايڊوائزر يا منسٽر ديڪيني Involve وي، هغوي ته بالڪل د قانون مطابق سزا پڪار ده سڀيڪر صاحب۔

جناب سڀيڪر: بخت بيدار صاحب! بخت بيدار صاحب۔ موقع در ڪوم فڪر مه ڪوئ۔

جناب بخت بيدار: سڀيڪر صاحب! زما دا درخواست ده ڇي زه د ڊي تحريڪ انصاف مشر په ڪرپشن ڪيني لڙ ڪرے يم او دا ڇي تا Illegal بهرتي ڪري دي۔ اوس زما سڀيڪر صاحب! ستا سو توجهه ڊي طرف ته ڇي يونيم ڪال اوشو عدالت ته تلي يم، زه خود منسٽرئ نه په دغې تاسو لڙي ڪرم ڇي تا غلطي بهرتياني ڪري دي، تاسو اوس ڇه ڪوئ؟ (ٽالياں) د ڊي وزيرانو سره به تاسو ڇه ڪوئ، ما په ڊي پوهه ڪري؟ دا خو بنڪاره خبره شوه خود ڊي نه پتي خبري ڇي ڇومره دي، ڪه ستا د انصاف حڪومت وي او ما ته سزا لا نه، لڪه مطلب ده ڇي زه ئه منم نه خو ته وائي ڇي تا ڪري دي خو تاسو ته دا خبره ڪوم، زما د حلقې، زما د ٽولو، د قومي وطن پارٽي استحقاق هم مجروح شوه ده، د هغې نه علاوه تا ڪوم ايڪشن واخستو، ڪميٽي به ڪله رپورٽ راليري؟ باڇا ته بنه معلومه ده ڇي دا بهرتياني ڇا ڪري دي، د ڪوم ڄاڻي نه شوي دي، نوبنار پڪيني ڇومره ده، بله علاقه ڇومره ده، بله ڇومره ده؟ او دا خويو ڊيپارٽمنٽ ده، ٽوله صوبه راواخله ڇي په هغې ڪيني نوبنار ڇومره ده؟ ورونڙو! زما دا عرض ده، دا درخواست مي ده او د تحريڪ انصاف په ڊي ڪرسي ڇي ناست يو، دا يواڻي ته نه ئي ناست، دا مونڙ ٽولو دلته ڪينيئولے ئي Unopposed راغله، زمونڙ ستا نه دا درخواست ده ڇي ٽول ڊيپارٽمنٽ د اوڪتله شي ڇي د نوبنار ڇومره ڪسان په ڊي يونيم ڪال ڪيني بهرتي شوي دي په ڊي صوبه ڪيني او په ڪومو ڪومو محڪمو ڪيني بهرتي شوي دي او د هغې نه پس د انڪوائري اوشي، نن هغه ليبر ڊيپارٽمنٽ ده، شاه فرمان ورله ڪميٽي جوڙه ڪري ده او ما ته پته ده ده به د نوبنار او خپل ڇي ڪوم دي، هغه به پڪيني په ڄاڻي ڪري او نور عاجزان به در په در خاوري په سر وي۔ دوئ د يو ڪس راولي او ما ته د اودروي په ڊي ايوان

کبني چي دې بخت بيدار په دې شي کبني کرپشن کرے دے ، يو پيالئ چائے د نوکري په سراختي دي يا ئے چا نه پيسي اخستي دي يا ئے خه کري دي؟ زه د دې ايوان په دې فلور باندي دا وعده کوم چي زه به د اسمبلئ نه استعفي ورکوم۔

جناب سپيکر: محمود جان! محمود جان۔

جناب قربان علي خان: جناب سپيکر! ما له لږ تائم راکري۔

جناب سپيکر: جي قربان خان! قربان خان۔

(شور)

جناب قربان علي خان: سر! دوي يو خبره او کره د نوينار باره کبني، وائي چي نوينار د چيک کرے شي، زه خو وایم چي شروع زما نه او کره، په دوه کاله کبني اته خوکيداران مي بهرتي کري دي او بخت بيدار خان چي راته دوه ميتران بهرتي کري وو نو هغه هم چا اوويستل۔ (تالیاں) ما دوه کسان بهرتي کري دي او زه تياريم او هغه مي بهرتي کري دي چي چا زمکه ورکري وه سکول ته، د دې نه علاوه که ما هيڅوک هم کرے وي نو خدائے د دوي سره بنه او کري په يو تيليفون راته يو دوه سويپر زئے بهرتي کري وو خو هغه هم چا اوويستل۔

اراکين: شيم شيم۔

جناب سپيکر: جناب محمود جان۔ د دې نه پس به شاه فرمان Response ورکوي۔

جناب محمود جان: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ جناب سپيکر، د ټولو نه مخکبني خو ستاسو شکريه ادا کوم ځکه چي هغه بله ورځ مي ډير کونسچنونه او کړل خو تاسو راله موقع رانکره جي، نو نن شکريه ادا کوم چي موقع خو موراله راکره جي۔ هغه خبره قربان لالا خو مخکبني اووييل چي "مئي بدنام هوئي ډارنگ تيرے لئے" نو زه به هم دا خبره دغه رنگي اوکره چي "مئي بدنام هوئي ډارنگ تيرے لئے جي" خو خبره Main دا ده چي زه د کوم منستير او د کوم ډيپارتمنت نامه وانخلم چي هغه سم روان دے۔۔۔۔۔

## (تالیاں اور شیم شیم کی آوازیں)

جناب محمود جان: ورومبے به زه د خپل هيلته منستير نه شروعات او كرم، د شهرام خان نه جی چې مونږ ډیر په مینه ورله دا محكمه وركړې وه چې دے به هيلته ډیر زر ځانې ته اورسوی خو افسوس دا دے چې ځانې ته ئے خو اورسوله خو د صوابی د خلقو د پاره، ستاسو خو كلے هم دے او ستاسو حلقه هم ده او ستاسو ضلع هم ده جی، د صوابی خلقوله ئے اورسوله۔ (تالیاں) یو دا په كے پی كے كښې د ټولو نه غټ ډسټرڪټ چې كوم دے، پشاور دے جی او یوولس ایم پی اے گان پكښې دی جی او كیپیتل هم دے د صوبې جی، نو خامخا چې كیپیتل دے نو د ډې نورې صوبې په نسبت باندي به په ديكښې بنه خلق هم ډیر زیات دی، قابل خلق هم ډیر زیات دی او هر قسم خلق به دلته تاسو ته پيښور ډسټرڪټ كښې ملاؤ شی جی۔ هغه زمونږ د پشاور ډی ایچ او یو درې میاشتي مخكښې شهرام صاحب لگولے وو، هغه بله ورځ مخكښې ورځې ئے بیا آرډر كولو، هغه ئے هم ورپسې د صوابی راوستو نو ما ورته اووئیل، ما ورته وئیل كه په ډې پشاور كښې تاسو سره قابل خلق نه ملاویري او د صوابی راولی نو بس ټوله اسمبلی صوابی ته راولی، مونږ به درته غږ نه كوؤ۔ بله خبره جی د كلاس فور سیتونو باره كښې بنايم چې دا د كلاس فور تنخواه ئے د دس هزار نه واخله تر پندره هزار پورې Maximum تنخواه وی جی، هغه كه لوكل كس تاسو واخلی نو په هغې كښې هغه خپل خان هم ساتلې شی او خپل خاندان هم ساتلې شی خو كه هغه تاسو كلاس فور، هغه هم ورپسې د صوابی، نوبنار، چارسده، مردان، ډیر او د تیمرگري نه راولتی نو هغه به ځان ساتی، ځان به ساتی او كه خپلې فیملی له به ئے وړی جی؟ په ډې درې هسپتالونو كښې ایل آر ایچ، كے تی ایچ، ایچ ایم سی ډې ټولو كښې ريكارډ تاسو را اوغواړئ او پخپله به درته پته اولگی چې څومره بهرتئ پكښې د صوابی او د نوبنار نه شوی دی جی نو دا زمونږ د ډسټرڪټ پشاور سره نا انصافی نه ده، بی انصافی نه كیری؟ د ډې حل به څه وی جی؟ As a Standing Committee Chairman د هيلته، ما پرې Ban لگولے وو چې په ډې باندي، په كلاس فور باندي تاسو اپوائنټمنټ مه كوئ، د هغې هم خلاف ورزی كړې ده، ما Proof راوړے دے، ان شاء الله كميټی كښې به زه تپوس

کوم۔ هغه چيف ايگزيڪٽيو او ايم ايس هغوى پڪبني د دې باوجود هم  
اپوائنٽمنٽس ڪري دي۔۔۔۔۔

اراكين: شيم شيم۔

جناب محمود جان: دا کوم انصاف دے چي ڇوڪ ترينه تپوس نشي کولے؟ منسٽر  
صاحب وائي، مونڙ ته منسٽر صاحب وئيلي دي چي کوي، چي منسٽر صاحب ئے  
کولے شي، ٽول ڊيپارٽمنٽس هغه ته حواله ڪري، هر شے به ڪنٽرول کوي، مونڙ د  
خه د پارہ دلته ناست يو جي، مونڙ له خپلو عوامو د خه د پارہ ووت راکرے دے  
چي د هغوى د پارہ مونڙ حق نشو غو بنٽے؟

جناب سپيڪر: شاه فرمان خان!

جناب محمود جان: يو منٽ جي، دا خبري دا خو مي يو درته ياد ڪرو جي، دا خو مي  
ايله شروعات ڪرے دے، لڙ مي پريڊي جي۔

جناب سپيڪر: جي جي۔

جناب محمود جان: په فارست ڪبني جي، په فارست ڪبني زما يو ورتو ٿي، دغه وائڊ  
لائف والا يو ورتو ٿي چريا گهر دے زما حلقه ڪبني جي، پڪبني يو بيخ هم دے  
پڪبني نر او شپير پڪبني مارغان دي جي، د هغي د پارہ مي شپير ڪسان، زما حلقه  
ڪبني هغه هم پڪبني دوي را او ٽومبل، راغلل پڪبني۔۔۔۔۔

اراكين: اوه، اوه۔

جناب محمود جان: نو مطلب دا دے چي مونڙ خپل ايم پي ايز ڪه پيڻور ڪبني خپل حق  
نه غوارو نو حلقو ڪبني خو خدائے ته گوري پريڊي ڪنه، حلقو ڪبني خو مو  
معاف ڪري ڪنه۔ ايجو ڪيشن ڪبني داسي حال دے، ايجو ڪيشن مونڙ ميرت ميرت  
کوڙ جي خود ميرت صرف او صرف د ايم پي اے د پارہ ميرت دے، نه د منسٽر د  
پارہ شته، نه د جماعت اسلامي د پارہ شته او نه د شهرام د پارہ شته۔

(تالیاں او شيم شيم کي آوازيں)

جناب سپيڪر: محمود جان، تهينڪ يو جي۔

جناب محمود جان: او نه، او نه د بيورو ڪريسي د پارہ شته دے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، تھینک یو

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: شاہ فرمان! شاہ فرمان!

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میں ایڈ جرنڈ نہیں کروں گا، سب کو موقع دوں گا، اس طرح نہیں ہوگا، اس طرح نہیں، میں سب کو موقع دوں گا۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب محمود جان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، ہں محمود! اوکے اوکے تھیک شو، برابر شو۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان! شاہ فرمان خان!

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: تاسو لہ موقع در کوم، موقع در کوم، موقع در کوم، پلیز۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: تاسو لہ موقع در کوم جی، موقع در کوم، پلیز تاسو کب نینئی، موقع دیتا ہوں آپ کو جی، اور ایجنڈا نہیں ہے، آپ کو موقع دیتے ہیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: شاہ فرمان کو۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ کو موقع دیتے ہیں نا جی، آپ کو موقع دیتے ہیں۔ جی جی شاہ فرمان خان!  
جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): شکریہ جناب سپیکر۔ کہتے ہیں کہ تبدیلی آ نہیں رہی تبدیلی آچکی ہے۔

اراکین: اوئے، اوئے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: پہلی دفعہ حکومت کے اوپر۔۔۔۔۔

اراکین: شیم شیم۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: حکومت کے اوپر حکومتی ارکان۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں جی، کوشش کریں اس کو سن لیں۔ آپ کا، اس کو سن لیں جی، تسلی سے سن لیں جی۔  
جی۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: حکومتی ارکان کا حکومت کے اوپر اعتراض اور حکومت، حکومت، حکومت اپنا فیصلہ واپس لیتی ہے، میں صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں اس حوالے سے۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: اس کی وجوہات کیا ہیں، وجوہات کیا ہیں، اس سے پہلے حکومتوں کے اندر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان! ایک منٹ Hold کریں آپ، دیکھیں سب کو اپنی بات کرنے کا حق ہے، آپ اس کو تسلی سے سنیں۔ دیکھیں آپ مجھے وہاں سے Dictate نہ کریں، میں نے سب کو موقع دیا ہے، جو جو ابھو ہے سب کو موقع ملے گا۔ ابھی ٹائم ہے شاہ فرمان کو تسلی سے سن لیں، اس کے بعد جو بات کرنا چاہتا ہے، اس کو میں موقع دوں گا۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: مجھے خوشی ہو رہی ہے، دیکھیں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان!

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: ایک چیز کے اوپر مجھے موقع دیا گیا، میں نے اس کا جواب دینا ہے، حکومتی موقف واضح کرنا ہے اور میں ایک بات آپ کو بتا دوں، کسی بھی Sitting Minister کے پاس پچھلے بیس سالہ

ریکارڈ اپنے ڈیپارٹمنٹ کا ہوتا ہے، اگر یہ رویہ رہا اس ایوان کے اندر تو پھر آپ یہ مت Expect کریں،  
کاغذات سمیت ادھر حاضر ہوں گے، لہذا۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: پلیز، میری بات سنیں۔

جناب سپیکر: آپ بات کریں، اپنی بات کریں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: ہم نے فیصلہ، ہم نے فیصلہ، میں نے اپنا فیصلہ واپس لیا، کیوں؟ انہوں نے کیوں  
کیا، میں ابھی آپ کو بتانا ہوں، مجھے کوئی بتائے۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: کہ چودہ ہزار ٹیچرز، مجھے کوئی بتائے، یہ کیوں، یہ کیوں اعتراض کر رہے ہیں؟ یہ

حق بجانب ہیں، کیوں حق بجانب ہیں؟ کیوں حق بجانب ہیں؟ اگر، اگر چودہ ہزار۔۔۔۔۔

اراکین: شیم شیم۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: چودہ ہزار ٹیچرز، چودہ ہزار ٹیچرز۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ، ایک منٹ آپ بات کریں جی۔ شاہ حسین خان اس کو بٹھائیں۔ شاہ

حسین! تسلی سے سنیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، پلیز آپ بیٹھ جائیں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: چودہ ہزار ٹیچر اس حکومت نے این ٹی ایس کے ذریعے کرائے۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، پلیز، موقع دیتا ہوں۔

(شور اور قطع کلامیاں)



وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: اب آپ سننے کی، سننے کی جرات کریں۔ آپ بیٹھیں، چودہ ہزار ٹیچرز ہم نے این ٹی ایس کے ذریعے کرائے ہیں، ہم نے ہزاروں پولیس والے این ٹی ایس کے ذریعے کرائے۔۔۔۔۔  
(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: یہ ایسا نہیں ہے، آپ، آپ حکومتی موقف کو سننا نہیں چاہتے ہو۔۔۔۔۔  
(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: آپ حکومتی موقف کو سننا نہیں چاہتے ہو، میں آج کلیئر کر دوں، کل کل اگر۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: آپ بجائے اس کے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، اگر یہی رویہ رہا تو میں ایڈ جرنڈ کر لوں گا اس کو۔۔۔۔۔  
(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: دیکھیں ایک منٹ، آپ بات کرتے ہیں، اس کو موقع دیں، اس کو سنیں۔۔۔۔۔  
(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ایک منٹ، آپ بیٹھیں پلیز۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میں جواب دوں گا، میں حکومتی جواب دوں گا۔ میں اپنے، جس نے پوائنٹ اٹھایا ہے، میں اس کو جواب دے رہا ہوں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جس نے پوائنٹ اٹھایا ہے، یہ اپوزیشن کا پوائنٹ نہیں ہے، یہ اپوزیشن کا پوائنٹ نہیں ہے، یہ حکومت کا پوائنٹ ہے، میں حکومت کو جواب دے رہا ہوں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میں حکومت کو جواب دے رہا ہوں، میں حکومت کو جواب دے رہا ہوں، یہ اپوزیشن نے نہیں اٹھایا۔

جناب سپیکر: میں سب سے پہلے، شاہ فرمان! میں سپیشل کمیٹی بنانا ہوں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میں اس کے اوپر، ایک منٹ، ایک منٹ۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: آپ کو یہ زیب نہیں دیتا۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میں ایڈ جرنڈ کر لوں گا اجلاس۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میں اس کیلئے سپیشل کمیٹی اناؤنس کرتا ہوں، سپیشل کمیٹی۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: سپیشل کمیٹی، عنایت خان!

(شور اور شیم شیم کی آوازیں)

جناب سپیکر: میں سپیشل کمیٹی اس کیلئے، میں سپیشل کمیٹی اناؤنس کرتا ہوں جیل کیلئے اور سپیشل کمیٹی میں نام

میں بعد میں ڈالوں گا۔ اس میں تمام لوگوں کے نام آجائیں گے، سپیشل کمیٹی میں اناؤنس کرتا ہوں اور وہ اس

کی انکوائری کرے، وہ اس کی انکوائری کرے۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اور اجلاس کو میں کل کیلئے ایڈ جرنڈ کرتا ہوں، کل دو بجے تک کیلئے میں اجلاس کو ایڈ جرنڈ کرتا

ہوں۔

---

(اجلاس کل بروز منگل مورخہ 17 فروری 2015ء بعد از دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)